© rasailojaraid.com

شرم

گذشتہ دنوں اخبارات میں مولانا فضل الرحمٰن دیوبندی کے ان بیانات کا بڑا چرچا رہا جو انہوں نے ہندوستان میں جہاد اور پاکستان کے خلاف اور انڈیا اور اس کی کشمیر میں دہشت گردی کے حق میں دیئے تھے۔ مولانا نے ہندوستان کی سرزمین پر یہ تجویز بھی دی تھی کہ انڈیا اور پاکستان کو گول میز کانفرنس بلا کر ایک ہو جانا چاہئے۔ اور یہ کہ کشمیر میں جاری جنگ آزادی کا جہاد اسلامی سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی ہمارا اس سے کوئی تعلق ہے۔ بلکہ انہوں نے تو گائے کہ ذبیحہ کے متعلق بھی اسلام کے قوانین اور مسلمانوں کے جذبات کا خون کرتے ہوئے یہاں تک فرمایا کہ ہندوستان میں گائے ذبح کرنے پر پابندی ہونی چاہئے۔ درحقیقت مولانا فضل الرحمٰن کا جس قبیلے سے تعلق ہے وہ شروع دن سے ہی پاکستان کے قیام اور وجود کے خلاف رہا ہے کہ جب برصغیر میں انگریز کے خلاف مجاہدین نے جہاد کا اعلان کیا تو اس قبیلے کے سرکردہ افراد نہ صرف انگریز کے حامی تھے بلکہ ہتھیار اٹھا کر مجاہدین سے دست بدست مقابلے بھی کرتے رہے۔ اور جب دیکھا کہ اب یہ دیوار گرنے والی ہے اور اس ڈھلتی چھاؤں کو روکا نہیں جا سکتا تو پھر بھی مسلمانوں کے پلڑے میں وزن ڈالنے کی بجائے ہندو کے موقف کے حامی ہو گئے کہ ہندوستان کی تقسیم نہیں ہونی چاہئے۔

لیکن جب مجاہدین کی قربانیاں رنگ لائیں پاکستان معرض وجود میں آیا تو اس قبیلے نے اس کے وجود کو اب تک تسلیم نہیں کیا کہ ان کے بزرگوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ اللہ کا شکر ہے کہ ہم پاکستان بنانے کے گناہ میں شریک نہیں تھے اور خود مولانا فضل الرحمٰن صاحب جن دونوں ''مولانا ڈیزل'' کے نام سے مشہور و معروف تھے نے یہ بیان دیا تھا کہ پاکستان تو فراڈ اعظم ہے جس پر اس وقت بھی لے دی ہوئی مگر جن کے خمیر میں ہی پاکستان دشمنی رچی بسی ہو انہیں اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ اب جو انہوں نے ہندوستان جیسے دشمن ملک میں بیٹھ کر پاکستان کے خلاف زہر اگلا ہے تو ان سے اور توقع بھی کیا رکھی جا سکتی ہے۔ اور پھر اخبارات کے ذریعے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مولانا نے سکھوں کے گردوارے میں حلوے مانڈے بھی اڑائے ہیں۔ واہگہ بارڈر پر سکھوں نے جس طرح ان کے وفد کا استقبال کیا ہے اس کی تصاویر بھی اخبارات میں شائع ہوئی ہیں جب انہوں نے اتنی آؤ بھگت کی ہے تو کیا حرج ہے جو مولانا نے پاکستان کے خلاف چند باتیں کہہ دی ہیں آخر رواداری بھی تو کوئی چیز ہے؟

آج کی خبر

ف۔ر۔ی

شاید ایسے لوگوں نے ہی طبقہ علماء کو بدنام کیا ہوا ہے کہ جس نے چار تحفے حلوہ دیئے اس کے گیت گانا شروع ہو گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ابھی مولانا فضل الرحمٰن کے دورہ بھارت کی بازگشت سنائی دے رہی تھی اور ان کی اڑائی ہوئی دھول ابھی نہیں بیٹھی تھی کہ بھارت کا ایک خیرسگالی وفد پاکستان کی سرزمین پر آ پہنچا حد تو یہ ہے کہ انہوں نے مولانا فضل الرحمٰن کو لالو پرشاد یو کے بدلے مانگ لیا۔ پتہ نہیں حکومت نے اس پیشکش کا کیا جواب دیا ہے لیکن یہ پیشکش یا مطالبہ اپنے پیچھے کئی سوالیہ نشان چھوڑ گیا ہے اصل میں حکومت سے تو کسی مثبت جواب کی توقع نہیں کیا جا سکتی کیونکہ اسے کاروبار حکومت چلانے کیلئے بھی مولوی صاحب جیسے اپوزیشن لیڈروں کی شاید بھارت سے زیادہ ضرورت ہے۔ کہ شور بھی مچاتے ہیں بھڑکیں بھی مارتے ہیں اور غیر اعلانیہ سرکاری دورے بھی کرتے اور پیغام رسانی کا فریضہ بھی سرانجام دیتے ہیں۔ اس لئے ہمیں نہ اس پیشکش سے کوئی دلچسپی ہے اور نہ اس کے جواب سے۔ ہمیں تو جس چیز نے پریشان یا شرمندہ کیا ہے وہ بھارتی وفد کے استقبال کے موقع [illegible] لی گئی ایک تصویر ہے کہ جب بھارتی وفد پاکستان آیا تو اس کے استقبال کیلئے اس قبیلہ کے افراد واہگہ بارڈر جا پہنچے۔ پھر صرف یہی نہیں بلکہ انہیں پھولوں کے ہا[illegible]ے ہیں ایسی ہی ایک تصویر میں جو روزنامہ پاکستان میں 10 اگست کی اشاعت میں شائع ہوئی ہے مولانا امجد خان ایک بھارتی خاتون کا استقبال کرتے دکھا[illegible]ئے گئے ہیں جس میں وہ منظر اچھی خاصی بے غیرتی کا ثبوت دے رہا ہے کہ مولانا کا بایاں ہاتھ، بھارتی عورت کی دائیں چھاتی پر ہے اور دایاں ہاتھ.........؟

یہ ماشاء اللہ جمعیت علماء اسلام کے راہنما ہیں دیوبندی مکتبہ فکر کے عالم دین ہیں اور ایک بہت بڑی دینی، مذہبی، علمی اور سیاسی شخصیت مولانا اجمل خان مرحوم کے لخت جگر ہیں مگر سکھوں، ہندوؤں کی دلداری اور ایک عورت کے وصال کی سرشاری میں نہ اپنے عظیم باپ کی عزت کا خیال ہے نہ اپنے منصب (عالم دین) کا پاس اور نہ ہی طبقہ علماء کی عظمت و فضیلت کا لحاظ۔

ہم تو صرف یہی گزارش کریں گے کہ یا اپنے منصب کا خیال رکھو اور یا پھر طبقہ علماء کو چھوڑ کر انہی سے جا ملو جن سے تمہیں اتنا پیار ہے کہ شرم نام کی چیز سے بھی ناواقف ہو گئے ہو کم از کم علماء کو بدنام نہ کرو۔

© rasailojaraid.com